DEPARTMENT OF PERSIAN

PATNA UNIVERSITY, PATNA

E CONTENT FOR M. A. PERSIAN SEMESTER II

PAPER : CC-8 UNIT - III & IV

TOPIC:

Sana e Manawi w Lafzi

by

Dr. Md. Sadique Hussain

Associate Professor

Department of Persian

Ptana University

mobile No. 9234261575

email: hodper@patnauniversity.ac.in

صنایع معنوی

(i) صنعت ایہام: ایہام کے لغوی معنی وہم میں ڈالنے کے ہیں لیکن اصطلاح ادب میں ایہام اس صنعت معنوی کو کہتے ہیں جس سے تخلیق کار اپنے کلام میں ایسے الفاظ لاتا ہے جس کے دو معانی نکلتے ہیں۔ایک قریب کا اور دوسرا بعید کا۔قاری کا ذہن کلام سننے کے بعد قریب کے معنی کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔جبکہ غور کرنے کے بعد پتا چلتا ہے کہ شاعر نے دراصل ان الفاظ کو دور کے معنی کے لیے استعمال کیا ہے۔جیسے درج ذیل شعر میں دیکھئے:

امشب صدای تیشہ از بیستون نیامد

گویا بہ خواب شیرین فرھاد رفتہ باشد

اس شعر میں لفظ ''شیرین'' دور اور نزدیک دونوں معنی میں استعمال ہوا ہے۔نزدیک کے معنی میں میٹھا اور دور کے معنی میں شیرین فرھاد کی معشوقہ کا معنی دیتا ہے۔

(II) حسن تعلیل: وہ صنعت معنوی ہے جس سے شاعر یا مصنف اپنے مقصد کو بیان کرنے کے لئے ایسی علت بیان کرتا ہے جو ادبی اور خوبصورت ہوتا ہے لیکن منطقی نہیں ہوتا ہے۔جیسے

از آن مردانا دھان سوختہ است

کہ بیند کہ شمع از زبان سوختہ است

مذکورہ بالا شعر میں شاعر کہتا ہے کہ کم بولنے والا انسان عقلمند ہوتا ہے۔دلیل یہ ہے کہ زیادہ بولنے سے انسان کی اہمیت کم ہو جاتی ہے۔جیسے عقلمند شمع کو دیکھتا ہے کہ زبان (فتیلہ) رکھنے کی وجہ وہ جلتا رہتا ہے اور وہ چپ چاپ بیٹھا رہتا ہے۔شاعر نے اس شعر میں جس علت کو بیان کیا ہے اگرچہ وہ ادبی اور خوبصورت ہے لیکن منطقی نہیں ہے۔

(iii) صنعت تلمیح:

تلمیح کے لغوی معنی آنکھ کے ایک گوشہ کو دیکھنا ہے۔لیکن اصطلاح ادبی میں تلمیح ایک ایسی صنعت ہے جس کے تحت شاعر اپنے کلام میں ایسے الفاظ کا استعمال کرتا ہے جو قرآن، حدیث یا کسی مشہور داستان یا حکایت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جیسے اس شعر میں دیکھیں

من ازآن حسن روزافزون کہ یوسف داشت دانستم
کہ عشق از پردۂ عصمت برون آرد زلیخارا

اس شعر میں شاعر نے قرآنی حکایت حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

(iv) صنعت تضاد:

صنعت تضاد کو تطبیق یا طباق بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ صنعت معنوی ہے جس کے ذریعہ شاعر اپنے کلام دو ایسے کلمے لاتے ہیں جو معنوی طور پر ایک دوسرے کی ضد ہوتے ہیں۔ جیسے درج ذیل شعر میں دیکھئے:

در نا امیدی بسی امید است
پایان شب سیہ سپید است

اس شعر میں شاعر نا امیدی اور امید کلمے کا استعمال کیا ہے جو ایک دوسرے کی معنوی اعتبار سے ضد ہے۔اسی طرح سیاہ اور سپید کا استعمال اس شعر میں ہوا ہے۔

(v) صنعت مراعات النظیر :

مراعات النظیر اس صنعت معنوی کو کہتے ہیں جس سے تخلیق کار ایسے الفاظ کا استعمال کرتا

ہے جن کے معانی آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ سوائے تضاد کے کچھ مناسبت رکھتا ہے۔
جیسے درج ذیل شعر میں دیکھیں؛

حافظ از باد خزان در چمن دھر مرنج
فکر معقول بفرما گل بی خار کجا است

اس شعر میں شاعر نے الفاظ باد خزان اور چمن کا استعمال کیا ہے جو ایک دوسرے سے معنوی مناسبت رکھتا ہے۔ اسی طرح گل اور خار کی مناسبت ہے۔

(vi) صنعت طباق:

صنعت طباق وہ صنعت ہے جس کے تحت شاعر اپنے کلام میں دو متقابل الفاظ کو یکجا بیان کرتا ہے۔ جیسے روز و شب، زشت و زیبا، نیک و بد وغیرہ۔ درج ذیل شعر کو دیکھئے؛

شادی ندارد آنکہ ندارد بہ دل غمی
آنرا نیست عالم غم نیست عالمی

اس شعر میں شاعر نے دو متقابل الفاظ شادی اور غمی کا استعمال کیا ہے۔

(VII) لف و نشر: لف کے لغوی معنی لپیٹنا اور نشر کے معنی پراگندہ کرنا ہے۔ اصطلاح ادب میں لف و نشر اس صنعت کو کہتے ہیں کہ کلام میں پہلے چند چیزوں کا ذکر کیا جائے پھر ان کے متعلقات اور مناسبات کا ذکر کیا جائے۔ اس کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔

(الف) لف و نشر مرتب: نشر میں وہی ترتیب ہو جو لف میں ہے۔ جیسے؛

بروز نبرد آن یل ارجمند
بہ شمشیر و خنجر و گرز و کمند

(ب) لف و نشر غیر مرتب: اس میں مناسبات کا ذکر بغیر ترتیب کے ہوتا ہے۔ جیسے

افروختن و سوختن و جامہ دریدن
پروانہ زمن شمع زمن گل زمن آموختن

(ج) معکوس: اس میں ہر ایک چیز کی مناسبات الٹی ہوتی ہے۔ جیسے
آن دہن و زلف و قد مستقیم
راست می گویم الف و لام و میم

☆☆☆

صنایع لفظی

(i) صنعت اشتقاق:

وہ صنعت لفظی ہے کہ شاعر یا مصنف اپنے کلام میں ایسے الفاظ کو استعمال کرتا ہے جو ایک ہی جنس کے ہوتے ہیں یا ایک دوسرے کی شبیہ ہوتے ہیں جیسے رسول، رسیل، رسایل یا خواہان، خواہش، خواہندہ یا درج ذیل شعر میں دیکھیے۔
ھمی توختند و ھمی تاختند
ھمی سوختند و ھمی ساختند

مذکورہ بالا شعر میں توختند اور تاختند یا سوختند اور ساختند صنعت اشتقاق کی مثال ہیں۔

(ii) صنعت طرد و عکس:

اسے تبدیل و عکس بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ صنعت لفظی ہے کہ شاعر اپنے کلام کے اول مصرعہ میں جن الفاظ کا استعمال کرتا ہے انہیں کو الٹ پلٹ کر دوسرے مصرعہ میں استعمال کرتا ہے۔
جیسے درج ذیل شعر میں دیکھیے؛
بوستان بر سرو دارد آن نگار دلستان
آن نگار دلستان بر سرو دارد بوستان

(iii) صنعت سیاق الاعداد:

اشعار میں اعداد کا باالترتیب یا بلاترتیب ذکر کرنا صنعت سیاق الاعداد یا سیاقت الاعداد کہلاتا ہے۔ جیسے درج ذیل شعر کو دیکھئے؛

یک دو شد از سہ حرف شش چار اصل و پنج شعبہ
شش روز و ہفت اختر نہ قصر و ہشت منظر

اس شعر میں شاعر نے باالترتیب یک، دو، سہ، چار، پنج عددوں کا استعمال پہلے مصرعہ میں اور شش، ہفت، نہ اور ہشت اعداد کا بلاترتیب استعمال کیا ہے۔

(iv) صنعت قلب:

کلام دو ایسے لفظوں کا استعمال کرنا کہ اگر ایک لفظ کو الٹ دیا جائے یا ایک دوسرے کے حرفوں کو بدلا جائے تو دوسرا بامعنی لفظ بن جائے اسے صنعت قلب کہتے ہیں۔ جیسے خاک کے معنی مٹی کے ہیں اگر اسے الٹ دیا جائے تو وہ کاخ بمعنی محل بن جائیگا، اسی طرح شرع سے شعر۔ درج ذیل شعر کو غور سے دیکھئے؛

شعر و عرش و شرع از ھم خاستند
تا کہ عالم زین سہ حرف آراستند

اس شعر میں عرش کا الٹا شرع ہے اور حرف کی تبدیلی سے شاعر نے لفظ شعر کا بھی استعمال کیا ہے۔

(v) صنعت تکرار:

صنعت تکرار اس صنعت کو کہتے ہیں جس میں شاعر اپنے کلام میں کسی لفظ یا جملے کو بار بار لا کر شعر میں حسن پیدا کرتا ہے۔ مثال کے طور پر درج ذیل شعر کو دیکھئے؛

یار مرا غار مرا عشق جگر خوار مرا
یار تویی غار تویی خواجہ نگہ دار مرا

درج بالا شعر میں شاعر نے یار، غار، مرا لفظوں کا استعمال بار بار کیا ہے۔

☆☆☆